

مهر دست تقدیر در دل بویست نه مجبور
ایزد دست کرد از در حق بخت و شیر و زنجیر

چرخ کسب علم

نشانیست از چرخ بی پایان نه کفری
سببشستل بیغیر لغیرت در حق بانی
سر ابرو نه ندی جامی و مرغانی
کند و پیوسته آنرا شد با ماهی
زبان ببارد از غنایست و قشایست
جاست ناز و طریقت از وین مسدای
شب عبت سپر از و نه وین انداز
فروز و لعل و لعلش رخسار غیبای
پیشند از ده فیاضی اولی بیوائ
گدایان و شکر و میم شاه وقت سلطانی
ملک کمره از وین رو دارند را و لب
بیو و ارکا او را فاضلی از بجا جانی
نیز از وین جبار پاک از وین بی بند
که اند و بیکی از وین دهر و ربانی

فَاٰیْمَانُ لَوْ اَوْجَسَهُ ۲۰ اللّٰهُ ۲۰

نسخہ کتبہ تصنیف شیخ عارف کاملی از مجموعہ کلمات جناب سید محمد غلام علی بریلوی



حسب خواہش ارادت مندان طریقہ قادریہ عالمیہ

مطبع لندنیہ لندن ۲۰ طبع ۲۰
پیشہ قیصر جاہل ۲۰

حسب حال خود

۲۱

مطلع دیون عرفان است تحمید خدا چو نیک حیرانم کہ وار گشتہ لاجسی شنیدہ اعرفا گفت پیغمبر بس حیرت گزید
چون کنم در بحر بی پایان من مضطر شنیدہ مطلع قصیدہ عقل کیاست و مقطع غزل انش فرست حمد جناب
باری ہے کہ حکمی تحمید من زبان صاحبان بلاغت و تقریر پر تاثیر اہل فصاحت نطق سے عاری ہو اور نتیجہ جوہر
عرض فطرت و داناتی اور علت غائی فرہست و رسائی نعت سرور کائنات ہے کہ ہولاک لما اظہرہ الربوبیت اوسکا
بیان صفات ہو۔۔۔ عجم عجم نبی ممدوح ذات کبریا کی کلمہ کرے بندہ گراو کی روح دعویٰ ہے خدائی کا چہ علیہ افضل
الصلوٰۃ والسلام۔۔۔ تا بعد طالب نجات نیاز روش بندہ احمد بخش شایقین معرفت کی خدمت میں التماس کرتا ہے
کہ پہلے اس کو ایک بار کتاب فیض نقساب مایہ عرفان الہی و مادہ فیضان نامتناہی سر اسر شوق و مالا مال ذوق فقر
کو وسیلہ شتیاق معرفت طلباء کو زار راہ عاقبت مسیحی و لوان قادری مصنفہ حضرت عالم علم لدنی
و ماہر رموز معانی صاحب عزت و سنگین حضرت مولینا و مرشدنا خواجہ غلام محی الدین برکی
جانب دہری متخلصہ قادری۔۔۔ اس سنگین کے مطلع میں طبع ہو کر فیض بخش طالبان خدا ہوئی تھی۔ تہوہری
دنوں میں ماہتوں ماہتہ تک گئی مشترک یوں کا مجمع پروانوں کی طح چلغ پر ہوتا تھا۔ چونکہ وہ کتاب ایک
انار صد بیمار کا نقشہ دکھاتی تھی وائہ وائہ ہو کر بیماریوں کے ماہتہ آئی مصنف علیہ الرحمت کی زندگی
ہی میں نایاب ہو گئی۔ چونکہ بعد از ان حضرت نے چند اشعار اور زیادہ فرمائے وہ ابھی تک عالم طالبوں کو
دستیاب نہیں ہو سکے اگر حضرت موصوف الصدیر ۸۔ ماہ رمضان المبارک ۱۲۹۹ھ ہجری میں اس دنیا فانی
ہو رحلت فرمائی بجائے زیارت طالبوں کو حضرت جدائی ماہتہ آئی یہ بندہ کہ استان بوس اور خج کا جو حیرت و دیدار میں مشہ
خوان و برو و فراق ہے۔ ایک قطعہ تاریخ وفات آن جناب صاحب کائنات عظیم الشان و الا صفات کہ میر جاکلیق سید غلام نبی
بن سید وارث علیشاہ صاحب متخلص حبیبی نے تصنیف کیا ہے جو کتابوں کیونکہ جہد میر ثبت کرنا ہوں کہ طالبان کو یادگار رہے۔ اب ایک
رات حضرت موصوف و خواب میں فرمایا کہ کیوں نہیں اس کتاب کو دوبارہ شائع کرتے کہ تسان کو فیض روحی جاری ہو جنہاں
عالیشان و حبیبان کرمیت باندہ تہا ہوں اس فرمان کو مثل فرمان زندگی مانتا ہوں کہ ان اولیاء اللہ امیونوں پر
نظر ہے اسید کہ شایقان خدا اس فیض اوٹھائیں گے۔ داعی کو دعا خیر سے یاد فرمائیں گے۔ واللہ موفق بالصواب
والیہ مرجع المآب۔

ہرگز کہیں نہ صورت اختیار دیکھنا
 قطرہ میں بحر قائم و ذرہ میں آفتاب
 اسی محیط سمجھو کہ موصوف بہ صفات
 ہر دم میان قلب کرو فکر کی نظر
 بے نام و بے نشان ہو اگر چہ ولی ضرور
 ہر جا جمالِ حمدِ مختار دیکھنا
 ہر ایک نوکِ غار میں گلزار دیکھنا
 نہ آپکو چونقہ بہ پہر کار دیکھنا
 گر چاہتے ہو عالمِ انوار دیکھنا
 ہر شان میں اوسکو دیدار دیکھنا

لازم تجھے آکھو دلدار دیکھنا

<p>غیبی سے نہو چارہ بھار محبت کا کیا کام رہا اوسکو پرور سن کتابوں سے نہ غرض ہے دنیا سے نہ فکر ہے غیبی کا تسبیح و مصلیٰ سے کب کسکو رہی حاجت</p>	<p>کیا سخت بلا یار و آزار محبت کا جس نے پڑھایا روطو مار محبت کا ہر کار سے بیکاری یہ کار محبت کا گردن میں پڑا جسکے زنا محبت کا</p>
---	--

لکھنے میں کب آتا ہے اسرارِ محبت کا

گر تو طالب بین پیا یک عشق جاودانی کا	ہو جان و دل سا لک راہ عاشقانی کا
یعنی اپنی ہستی سے سرسبز گذر کر تو	کا مایاب ہو جو تب اپنی زندگانی کا

در وقت دوازده سالگی که بود آن
نفر کوفتی که بان اشبات کوشت کجا
در دست گوه و در برادرش کرار خجیر
از قادی شکیب در پادشاهت افتنا

اسرار

خوف و وحشت سے ادا سکونہ خوف بڑھتا
 ہزار بیوقوفی و بیوقوفی
 اگر ہول مر افق
 عین بی ہوشی
 جیہ غرض
 اوپیا اول
 اس

فخریہ نور احمد شاہ سے تیرا پیوستہ
عشق تو ہے کیا ہے اب کیا کر دیا
کیا کہوں کہیں سے بلا کر دیا
حرف ہائے کثرت میں ہوں ممت
صفحہ اول کو منسکرا کر دیا
نور احمد شاہ سے تیرا پیوستہ
عشق تو ہے کیا ہے اب کیا کر دیا
کیا کہوں کہیں سے بلا کر دیا
حرف ہائے کثرت میں ہوں ممت
صفحہ اول کو منسکرا کر دیا

او قادیری تیرا ہے پیر نور احمد شاہ
بیان نہ ہو سکے کہ او کو فیض رحمت کا

جبے پیار ہوا ہم حقیقی شراب کا یہ کفر سے غرض ہے نہ پابند دین کا کا نون میں جبکہ شور ہوا اندک ناوکا منشاء قرب و صل ترک وجود ہے توحید حق ہے مائے آرام و جهان بے پردہ ہر نشان غنیمت ظاہر ہے نشان	ہو بلا ہے تب ہو سبق خرد کی کتاب کا کیا طرفہ تر ہے مذہب رند خراب کا مصلح کب ہر نعمت جنگ و باب کا و ہم خودی ہے موجب بعد و حجاب کا اثبات غیر شرک ہو باعث عذاب کا مت فکر کر تو دل میں اٹھانے نقاب کا
---	---

خوف و خطر کام نہیں او کو قادیری
جو ہر مرد حضرت عالی جناب کا

موس عجیب طرز کا راہ الی معنا کا دیکھا منکشف جبکہ ہوا لکتہ وحدت یارو تنگدہ چ عیان جبکہ ہر جلوہ والدہ غیر اور عین کا کیا ذکر کی تائی میں	آپکو سمجھ عدم نور بقا کا دیکھا ہر نہ پابند او سے ما و شما کا دیکھا او کی گوی نہانہ خدا خانہ خدا کا دیکھا و ہم میں فرق عبت عین و سوا کا دیکھا
---	---

قادیری جو کہ رضا مند کی حق میں

نور احمد شاہ سے تیرا پیوستہ
عشق تو ہے کیا ہے اب کیا کر دیا
کیا کہوں کہیں سے بلا کر دیا
حرف ہائے کثرت میں ہوں ممت
صفحہ اول کو منسکرا کر دیا
نور احمد شاہ سے تیرا پیوستہ
عشق تو ہے کیا ہے اب کیا کر دیا
کیا کہوں کہیں سے بلا کر دیا
حرف ہائے کثرت میں ہوں ممت
صفحہ اول کو منسکرا کر دیا

۹

دینا چھلکنا و سب کچھ کھانا نہ با صفا
 نرین میں وہی ہے عیان و ظہور ہے
 سب کچھ کھانا نہ با صفا
 خود ناطو و منظور ہے
 سب کچھ کھانا نہ با صفا
 خود ناطو و منظور ہے
 سب کچھ کھانا نہ با صفا
 خود ناطو و منظور ہے

پیالہ شراب بخوری جو کر ساقی عطا	
دلو جو ب غیر سے صفا دیکھا	آپ کو اپنا دل ربا دیکھا
پے لیا جام بادہ وحدت	خوش و یگانہ آشنا دیکھا
جیسے جانا وہو مسکرم کو	آپ کو حق سے کب جدا دیکھا
کل شہر ٹالک کو جب سبھا	نہ کوئی غیر و ماسوا دیکھا
کر کے بازار گرم کثرت کا	آپ کو آپ میں جہا دیکھا
غیر کا اسم گرچہ ہے مشہور	نہ نشان او سکا نہ تیا دیکھا
جب سی دیکھا ہے نور احمد کو	
قادر سی کیا کہوں جو کیا دیکھا	
اسم و صفت سے جو ہے علم تعبیر و یما	وہی قدیم و جو پیر و وہی خلق با
اصد صدقات الہی و ہمیشہ نہیں بنداوی	غور سے دیکھو کہاں جو کیا علم علوی اور
پڑھ کر کلام پاک نبی کاوند کاپی بہر بریالہ	بالکل صاف اوٹھا دی بیکار کسی سرک جلی خضیا
عشق و ہو کر آپ ہی ساقی اللہ ہی جا کیا پٹیا	ایسا مومن مست دیوانہ کچھ نہر کچھ پٹیا
قادر سی اب ہر ناما سب علم بر ہما	
نایاب صفت محمد وارث علم جناب علیا	

ای قادیان کے نام سے مشہور ہے
 قادیان کے نام سے مشہور ہے
 قادیان کے نام سے مشہور ہے
 قادیان کے نام سے مشہور ہے

ایک نئی پارٹی
ایک نئی پارٹی
ایک نئی پارٹی

عبدان حقیقت و احد و معجیاب و انعام
نہ امتیاز نہ ہے در میان تو بایں عذاب
ہے نہ بنائی کسی کار سے خلق دل
کہ پیش منہ نبی غرض غفلت ہوں بہر کرب
پلاؤں سانی تو بایں پالہ تجو لہر شاد
سست و سرشار

میں نے اپنے غیب میں جو فیاض کیا
وہی میرا کمال ہے اور وہ فیاض
جو عالم کی خاطر ہے وہ فیاض
فادری تم کو کہتا ہے کہ یہ فیاض
سوشالی سڑی ہو فکدان کے من
بیان ہے یہ وقت قبول و اجازت
تم تجھکو ای حق و حق و حقا
بلکہ

جنون عشق کے قائم کا جوش برباد
ہوا علیٰ منی کوم لڑنے بنو جوش عطار کو بیجا
نہ خیریں و نکایاں ہم یاد اب ہم وہ جان
جانیانی سنست کی پیندھوں اسی
کھلا ہے میکہ کے در کو بہرے باغ انزل
ما از نیک نام و نہ بر

۱۲
 سلوک کرنا بامداد دل متعجب رہی
 جلالت ایسے کہ ہرگز گورہ حداد
 اگرچہ ایک حقیقت ہے لیکن عالم اجساد
 مرتبہ میں نابینا نہیں
 لیکن علم جدیسے ہر ایک مرتبہ میں
 چنانچہ ایک سیاحی حروف میں اعداد
 اور حفظ مرتبہ کفر اور الحاد
 کہ ترک حفظ مرتبہ کفر اور الحاد
 یہ نکتہ کہ امتیاز بے غلظت
 کہ یاد ترک مرادانہ

باعث بقا عطا ہے جنما موجب عدم پہونچی ہے جسکو طرہ جانان کو خوش زاد کو شوق حنبت و حورو مقصور کا	عاشق کو بندہ ہستی سو ہونا رمالذید کب سکونا فاختنی و مشک خطا لذید عشاق کو ہے رویت نور خدا لذید
---	---

ردیف	اگر قادسی حجاب ہے ہر آرزو کی نفس ہر آرزو کی ترک میں ہے مد عالذید	دور
------	---	-----

موسم گل کی چین میں جبکہ آتی ہے بہار نغمہ سنجی کرتی ہے بلبل چین میں جب آوے سرو کو دیکھو سینا یا خلعت نہ نادگی ظاہر مرغ چین کا ہے چین میں شور و غل بافسوخ دل سے تھی ہمت و درخواب عدم ساقیا جلدی پلاوے جام مے لبریز کر	حسن یرنگی کا رنگ میں خوشن کھپاتی ہے جام گل میں شوق کی کو بہر پانی ہے بندگی کا طوق قمری کو پہناتی ہے بہار دیکھ مسمیٰ یہ سبے صومین مچانی ہے بہار کیون بہلا ایسے کو بھر گاتی ہے بہار بانگ نغمہ شائوش ہر سو گاتی ہے بہار
--	---

شعر کہنے کا نہیں اب قادسی کو کچھ خیال سکھ کرے بڑا اختیار اب یہ لکھاتی ہے بہار
--

سجولے ہیں گل اہل یلین آئی ہیں بندہ ہر اک نہال سبز ہے ساداب چین	اود قریون کی سرو پر کو کو کی ہے پکار خوارہ چل ہے چین اور جلدی ہے آفتاب
---	---

دوینا دور

اب تک نہ ہو دین و لغوی کی چاہی
ساقی پلاوے جام مے لبریز کر
نغمہ سنجی کرتی ہے بلبل چین میں جب آوے
سرو کو دیکھو سینا یا خلعت نہ نادگی
ظاہر مرغ چین کا ہے چین میں شور و غل
بافسوخ دل سے تھی ہمت و درخواب عدم
ساقیا جلدی پلاوے جام مے لبریز کر
شعر کہنے کا نہیں اب قادسی کو کچھ خیال
سکھ کرے بڑا اختیار اب یہ لکھاتی ہے بہار
سجولے ہیں گل اہل یلین آئی ہیں بندہ
ہر اک نہال سبز ہے ساداب چین
اود قریون کی سرو پر کو کو کی ہے پکار
خوارہ چل ہے چین اور جلدی ہے آفتاب

فردہ حواس کو سب طبع فطرت کا
خیزد سخت ہے خط اور دوسرے راہی
ہر اگر رشتہ کسے نزدیک ہو اور خط
بیاب ہو آئینہ دل نگار سب خیالات
میں کو کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر
مورت شان صحنی کا ہے صحنی عیان اور نور
ای سالک راہ صفایہ راہ ہے نزدیک تر
بہار حق ہو جیہ راہ ہے چین میں چاہی
دیکھ کر زمین پر لکھ کر صحنی غل و غل
دوینا دور

بہار سہو سامان پر طاعت کی تیرہ دہان
سل کی چرخہ کیون ویرانہ خان کی
بہار سہو سامان پر طاعت کی تیرہ دہان
سل کی چرخہ کیون ویرانہ خان کی
بہار سہو سامان پر طاعت کی تیرہ دہان
سل کی چرخہ کیون ویرانہ خان کی

میں نے کہا کہ یہ تو دل سے دور کرنا ہی فقط
ہوگا کہ یہ راہ عشق میں فقط

این ہستی علیکم اوسکا پناہ حافظ
 متاع جہنمی کی میری مٹی ہوگی برباد
 اب بیک صاف ہوا بیوا خدا حافظ
 از قادی ہر لیدر اجاب علی الدین
 کہ میرے ساقی تین کھٹکے دعا دعا حافظ
 اب سلطنت ہوئی تباہ خون بہان سلاطین
 ہوئے تین فتح ہوئی ملک دین سب اندام
 بھمبر و سکون فرار دین سب
 اب کہ دین و ۹۱۶

عجب و شوق کا عالم ہے وہ جو عشق عالم
عجب و طرب طرب عجب اوضاع
اب نہ درود و تقویٰ کا کی حکایت ہے
کریں یا ہر صبر و سکون قرار دے

جس کے لیے کہ اب جو وقت غم و غصہ کا ہے
جس کے لیے کہ اب جو وقت غم و غصہ کا ہے
جس کے لیے کہ اب جو وقت غم و غصہ کا ہے
جس کے لیے کہ اب جو وقت غم و غصہ کا ہے

رویف	
اے غوثِ اعظم ذو العلاء ہر قادری تیرا لگا	گاف نام
ہر وقت تم کرتے تدبیر دم تمہاری ہر ملک	
سختی سے راہ عشق کے ہرگز نہ تو تنگ	یہ وقت بس غریب ہمت اسکو ضائع کر
مطلوبہ عاجزی ہی بیان چوڑ کر غرور	یہ وہم فرق کرتا ہے بزرگ و کمین
اے قادری اب آگے نہیں جاؤ و مزون	خاموش ہو کہ ہو گئی اعقل ہوش و نگ
عارف حق تو انہا میں حضرت عبدالرسول	عالمِ علم علیٰ نایب شہ جیلان کو میں
خاص خادم میں خباثتِ غلام غوث کو	صادق شریع و طریقت و حقیقت رہنما
مطہر کامل میں جامع واجب امکان کے	معدن انوار میں اور مخزن اسرار میں
قادری معراج و شاکا کبچہ امکان ہو	برتر از معراج و شاکا میں حضرت عبدالرسول

جس کے لیے کہ اب جو وقت غم و غصہ کا ہے
جس کے لیے کہ اب جو وقت غم و غصہ کا ہے
جس کے لیے کہ اب جو وقت غم و غصہ کا ہے
جس کے لیے کہ اب جو وقت غم و غصہ کا ہے

جس کے لیے کہ اب جو وقت غم و غصہ کا ہے
جس کے لیے کہ اب جو وقت غم و غصہ کا ہے
جس کے لیے کہ اب جو وقت غم و غصہ کا ہے
جس کے لیے کہ اب جو وقت غم و غصہ کا ہے

عشق کی آتش میں بارواؤں کی جلیاں ہو گئیں
 عالم ملکوت کو پیدا کی حالت سے
 افاقہ کرسکے ہیں انہیں از خود فیضان سے
 فتنہ اعدائے کماہولت سے
 کچھ نہیں غافل بہت ہے غلبہ اس قدر
 فقرت و کمین ہر دیکھا جیسے
 قادی فرزان حضرت ہر میدی لا تقف

ہے وہ چپ اسکان میں عیان ہوتی وہ	سچ مانتا ہر اسکو جو ہے نیک شامیل
گر سین تجھ پر شک ہو تو شک دور ہو جاوے	گرد کی یقین سے تو بزدگون کو سائیل
ہر ایک ہے فیض تیرا سے شہ جیلان	
اب قادری ہر آپ کے دروازہ پہ سائیل	

فیض عام آپکا ہر اک شہ غوث الاعظم	آپ کے در کا گدھون نظر فیض و کرم
آپکی دوشل و پیر قدم شاہ رسل	اس سبب رزوی آپکو ہیں زیر قدم
قطب القطاب ہو اور غوث ہو ثقلین کا تم	میں غلام آپکا پابند ہوں در بند الم
آپکی ذات میں ہر سر خدا کا حاضر	آپکو خاصیت ہے رسول اکرم
تم ہو خورشید ہدایت فلک پر بیشک	مضطرب ہر سوسنا ہوں گم کردہ رہم
استقامت برہ راست عطا کر مجھکو	انجام میری ہی ہی ہر بھی مانگوں ہر دم
میرے دلکو نظر پاک عطا کر ایسی	دیکھے تشبیہ اور تنزیہ کو یک جا با ہم
خاص ہو اپنی سے گرجہ عطا فرماؤ	وہم ہستی کا ٹھو اور نہ سے خوف عدم

قادری کب بچو مکان جو کرے مع و ثنا	
ہر زبان بیان سے گنگ عاجز ہے لکھنے سے قلم	
ہر دم کرتے ہیں سجدہ پر میخانہ کو ہم	پیو ہیز کی شوق کی بھر دلی کو پانیہ کو ہم

اندر طلب یار کی بار سے
 ہم آپ ہی سے جسکے عینکار ہے ہم
 آسان ہے حاصل ہوی تپ عشق باری
 سہرست اور سرشار ہر اک نظر سے
 جب ساقی شہرست کے دربار گداہم
 تپ غل ہوا محفل عشق میں جہم
 دیوان قادری اردو
 کوئین سے ہر خواجہ بجا رہے
 فرما کہ اول تو گداز اپنی خودی سے
 دیار کو جب مبرور دلدار سے
 مدد شکر کہ جب قدم بکھائے راہ میں
 نہ دیکھے شمع و نہ زار گئے ہم
 حضرت کے فیض حضرت علی والی جاوے
 قادی فرزان کو بیکار گئے ہم
 سنا فیض سے ہر سنا کار کا بیکار ہو گئے ہم
 بیکار سے جب بیکار ہو گئے ہم
 بی بی پر ہے ہم طلب بایں سوزان
 ہر کجی و کثرت میں عیان آتی واحد
 حب بر حقیقت سے خبر دار ہو گئے ہم

[illegible]

ہوالموجود والواحد عدم ہے اسوایارو
 ہواالمشہود والبالعدم ہے اسوایارو
 ہواالموجود والبالعدم ہے اسوایارو
 ہواالمشہود والبالعدم ہے اسوایارو
 ہواالموجود والبالعدم ہے اسوایارو
 ہواالمشہود والبالعدم ہے اسوایارو

صاحب تحقیق جو میں سمجھتا ہوں بیگان	ہستی واحد کا منظر واجب امکان کو
رویف	خاھر و باطن میں ہم دی نور احد قادری و دل کے ماتھوں سج کھڑا شیرے دھان کو
شتا باقی زائشیں می پیالہ بر کر پلا دی ہکو ہم آئو وحد سے سو کثرت تیرے در کھینے پیارے ہماری آنکھیں کر ہی روشن جو دیکھو ہر جگہ بوقت صبح بعد تفریح سوال ہم کیلید دل اپنے	حجاب میرا ہستی میری کرم سے جلدی جلا دی ہکو اٹھا کے گھونٹتے ہر منظر حوال پار کھا دی ہکو ہر ایک منہ ہر زبان سے کلام اپنی سنا دی ہکو عشب ہر دوری کا وہم باطل ہو حکم پر پڑا دی ہکو
نہیں ہر موجود غیر اللہ مبین ہکا ہی قل مولد	بشکل عالم کو کون پیدا دی قادری یہ پتکو ہکو
ای دل تو را عشق میں مردانہ ہو مردانہ ہو تو حضرت انسان ہو لازم تجھ عرفان ہی ہر غم سے تو آزاد ہو خورندہ ہو اور ہو کر ترک زہد اب زہد مجلس شین نہ لکھا ہو	تو این کرانی جان کو جانانہ ہو جانانہ ہو ہرگز نہ تو حیوان سادہ یوانہ ہو دیوانہ ہو ہر دو جہان کے فکر سے بیگانہ ہو بیگانہ ہو دیوانگی سے درگزرانہ ہو فرزانہ ہو
من و تو کا منشا عقل ہو لازم ہو ہکو قادری	ہلی کر شراب بنجودی ستانہ ہو ستانہ ہو

ہو الواحد ہو الموجود ہو الواحد ہو الموجود
 ہواالمشہود ہوالمشہود ہوالمشہود ہوالمشہود
 ہواالمشہود ہوالمشہود ہوالمشہود ہوالمشہود
 ہواالمشہود ہوالمشہود ہوالمشہود ہوالمشہود
 ہواالمشہود ہوالمشہود ہوالمشہود ہوالمشہود
 ہواالمشہود ہوالمشہود ہوالمشہود ہوالمشہود

ہوالمشہود والبالعدم ہے اسوایارو
 ہواالمشہود والبالعدم ہے اسوایارو
 ہواالمشہود والبالعدم ہے اسوایارو
 ہواالمشہود والبالعدم ہے اسوایارو
 ہواالمشہود والبالعدم ہے اسوایارو
 ہواالمشہود والبالعدم ہے اسوایارو

۲۵
 در قافوری شکرک با منید و کرانکا نولود
 صفا جو آزاد و دو جهان مرقط منیا نیکه کچو
 ساقی عشق عجب جام
 مست کر کے

نہایت سنجیدہ اور متحرک انداز میں لکھا ہے۔

[illegible]

<p> بنایا مری نے مت۔ شیدا بن گیا کسی بجا کہ ہو مٹایا ہستی کا وہم باطن خشتی کا ہو فکر باقی کہاں جیو گے چمکے گے کہ اب ہو چنیا محال ہو کہ ہو مثل مرآت ہستی و اندھان بہین ہندی متو </p>	<p> دیکھا یا عالم کو کیا مٹا باعالم محض خیا کہ ہو بنایا ساقی نے مت ایسا شرا کیسی کہ ہو برہن برہم ظاہر جمال بناد کہو کہ ہو دیکھا جو حق در جمال بنا آئینہ اپنا بنا کہ ہو </p>
--	--

ای فوری اب دہی منصف ہو نہ جگہ
مردم پر جب ملن پر کون بین کیا جائے
افضل کی پر نیست کسی طور
جہان و مصطفیٰ

[illegible]

میں دعا دے دو اور یہاں یارو
کی کام رہا ہو

روایف نون و سید

مقبول جناب نبی علی منظور جناب شہ جیلان
 خدا احمد قادری پیر میر اسحاق اللہ سبحانہ اللہ
 نون
 سید عالم سے کیا فایز پلا بریز پچانہ
 رسلو پاک افلاطون ساگر سوہو و فرزانہ
 متن سب شین دیکر نہ کوئی آرزو باقی
 اگر آدم کی تو موصوفو اوصاف آدم سو
 جیسا عشق تو تشریف فرما کی بلک دل
 پیری بھرا دل بصر کی بوٹے کر گرد غیریت

ردیف	مقبول جناب نبی علی منظور جناب شہ جیلان خدا احمد قادری پیر میر اسحاق اللہ سبحانہ اللہ نون
دو عالم سے کیا فایز پلا بریز پچانہ رسلو پاک افلاطون ساگر سوہو و فرزانہ متن سب شین دیکر نہ کوئی آرزو باقی اگر آدم کی تو موصوفو اوصاف آدم سو جیسا عشق تو تشریف فرما کی بلک دل پیری بھرا دل بصر کی بوٹے کر گرد غیریت	زہر ساقی زہر مینا ہے ہر نور مینا نہ لگا ہو مست ساقی سو وہ سے پلہر مینا نہ گدا کی بندیا پر جب ہوئے الطاشا بانہ دل پنا پاک کر عادت حیوانی سو مردانہ ہو اراہ عدم اندر قدم زن عقل کا تہانہ بہر سو شند و کہین نہ دیکھین بغیر و بیگانہ

ردیف	جناب نور احمد قادری عین بہر و نادری ادامہ کسطح ایسے ولینعت کا شکرانہ سید
دو عالم ساقی نے مجھ کو جام پلا یا واہ واہ آمد آمد جو سنی شاہ خدیون کی فوراً جسم و دل بلکہ میری جگہ ہوئی قمر کنان عشق کے لطف کا کب شکر ادا ہو جسے بر سر یار کیا آکھو جسے ایشا ر	میری ہستی کا سبھی رخت جلایا واہ واہ عقل نے جلتے کو کیا قہم اوٹھایا واہ واہ مطر بانغمہ خوش کیسا سنایا واہ واہ زنگ بیزنگ بہر رنگ کیہا یا واہ واہ اچر دلدار کو بھر آپ مین پایا واہ واہ

ساقی کا ہر شوق مین کیہا یا واہ واہ
 عین اور مجھ کو اب وقت نہیں کچھ نہ ہوا
 سب محب طور کا دیوانہ بنایا واہ واہ
 قیامت کی کیا بھولن الٹا فتنہ تو لگا
 جوت کیہا یا سب مجھ کو کچھ نہ ہوا
 شکرانہ اور شکرانہ اور شکرانہ
 دو عالم ساقی نے مجھ کو جام پلا یا واہ واہ
 آمد آمد جو سنی شاہ خدیون کی فوراً
 جسم و دل بلکہ میری جگہ ہوئی قمر کنان
 عشق کے لطف کا کب شکر ادا ہو جسے
 بر سر یار کیا آکھو جسے ایشا ر

نور احمد قادری پیر میر اسحاق اللہ سبحانہ اللہ
 نون
 سید عالم سے کیا فایز پلا بریز پچانہ
 رسلو پاک افلاطون ساگر سوہو و فرزانہ
 متن سب شین دیکر نہ کوئی آرزو باقی
 اگر آدم کی تو موصوفو اوصاف آدم سو
 جیسا عشق تو تشریف فرما کی بلک دل
 پیری بھرا دل بصر کی بوٹے کر گرد غیریت

کین ہو کر عاقل کیلئے ازمنہ مستحق
سینہ پر آتش عشقین بسمنہ جلایا ہے

عاشق نے جو بڑا بیچارہ دل چاہا ہے
سرا کھون پایا سو پایا بیچارہ دل چاہا ہے

از غفلت زہ لطف کے سبب
جو کیا نا تھا و کیا با میسر اول چاہا ہے

کارین دیر کی با میسر اول چاہا ہے
دیر کی با میسر اول چاہا ہے

عاشق نے جو بڑا بیچارہ دل چاہا ہے
سرا کھون پایا سو پایا بیچارہ دل چاہا ہے

جگا کر عشق نے خوابِ عدم سے
پلا دے جامِ پر کر اور جوڑا دے
سے گریز کیا غمزدہ کا اسے دل
کیا طوفانِ جزو کعبہ دل
صفا کر کے آئینہ دل
خراغِ دل اگر چاہتا ہی پیارے
سُنے عاشق تیرے آوازہ ہر دم
زبان سے کب ہو و تقررِ احوال

کیا حیران مجھ کو کس درد و غم سے
خدا را ساقیاب ہلکو ہم سے
چھوٹکا زلفِ تب پیچ و خم سے
اوسے کیا حاجت احرامِ حرم سے
یہاں لے ہو ہزاران جامِ جم سے
اوشادِ دل کا تعلق بیشک کم سے
زہرِ زہ نہ تنہا زیر و بم سے
لکھا جاتا نہیں ہرگز قلم سے

ہوا ہی قادری مشہور آفاق
منابِ شاہِ جیلان کے کرم سے

سنتِ عشقِ لُذیبِ عجب نکتہِ نسیا ہے
نفتِ فیمنی سوجی ہزارِ شانِ آدمین
فجی یس دلی یعر میں قربِ انسانی
انا احمد بلا مہم انا عرب بلا عین
وہی ہوا دل ہی آخوری ہوا باطن و ہر

پڑا انسان تیری کوتاہ کیا خوشتر تیا ہے
نقدِ کرم نبی آدمِ کلامِ اللہ میں آیا ہے
کرم ہو خلعتِ فاخرِ خلافت کا پہنایا ہے
سچا ہے حکم کے معنی نہ کسی کچھ چنایا ہے
بہر صورت بہر مظهرِ جمالِ بنا و کیا پایا ہے

عاشق نے جو بڑا بیچارہ دل چاہا ہے
سرا کھون پایا سو پایا بیچارہ دل چاہا ہے

عاشق نے جو بڑا بیچارہ دل چاہا ہے
سرا کھون پایا سو پایا بیچارہ دل چاہا ہے

دو دو تہاں کے کا لکھنے کا ہوا
دو دو تہاں کے کا لکھنے کا ہوا
دو دو تہاں کے کا لکھنے کا ہوا
دو دو تہاں کے کا لکھنے کا ہوا

ایمان میں جلوہ دینا حسن نگار
 اسوہ سلیمہ میں نور و دلکھ مولاس
 بارونہ بہ سنتک وہ آواز انا اللہ
 اسے میں جسے زندہ وصت کے تر اس
 جب اول فاجہ دی طار و باطن
 پھر کن دے اور کیسے نور بیار
 سانی سے فضایت ہو عیب جام پلایا
 بیخوف عدم کی سانی کی کناست

وہ رفتہ رفتہ مطلع انوار ہو گئے ہم تو نگاہ تیری سو سرشار ہو گئے گردل میں غیر گزرے گہ کار ہو گئے بند خودی میں جو کہ گرفتار ہو گئے انجام کار آپ ہی دلدار ہو گئے	کرتے ہیں کسوف و کسوف نگاہ فکر حاجت بچھہ ہی دین کو سوساقیا کیا طرف تر ہے مشرب مانی محققان نزدیک بخودان وہی مشرک و گمان دلدار بر سر کوہین جو قرین جانے
--	--

حسب علمی ہے مایہ ایمان قادری ہم اس کے نام پاک پر ایثار ہو گئے	
--	--

شرب وصل جانان کا اوک چمانہ آتا ہے عجب سرت ہوتا ہو تاہو اگر خزانہ آتا ہے جب کو ملک میر شاہ جو نکا تہانہ آتا ہے بود ہو کر زندگی سو ماتہ کو مردانہ آتا ہے جبر و دیکو نظر مجھ کو ی بیگانہ آتا ہے عیان ہوتا ہو اب بیشک کوئی مستانہ آتا ہے	جس کو دنیا میں یاد رہی جی طمانا ہو تیری بیگانہ میں کیا نام سن ہو ایسا قی بچھہ رہتا ہو باقی تنظیم عقل سو ہرگز وہ پہونچ نہیں مقصود کو جس عشق کے رہن ہو امون آشنایا ہے جام ابر رنا مجھے جوش پستی کا بار سچ کھل میں
---	--

تو آقا قادری مشاؤ کردہ غار لکان تیرے تاج تاجان دول ترکانہ آتا ہے	
---	--

ساقی کو دعوت کا بچہ جام پلاس
 بیخوف غلطوہ میں و نون کا ستار
 صورت بین نمودار ہو و کسب ہوا
 اور جلوہ بر گلب ہر شمس بکھار
 سنی کی نام عقل میری محو ہو گار
 پیران قادری ارو
 سب کو کوہ کسب کسب کسب کسب
 عاشق دعا صادق کو اوستان سے
 زبان کسے سر اپنے کو اوستان کا
 آقا قادری مقبول ہی شاہ نجف کا
 آقا قادری کو گرا دے
 جو غلہ اس خیر سنی کو گرا دے
 جو غلہ اس خیر سنی کو گرا دے
 جو غلہ اس خیر سنی کو گرا دے
 جو غلہ اس خیر سنی کو گرا دے

ایمان میں جلوہ دینا حسن نگار
 اسوہ سلیمہ میں نور و دلکھ مولاس
 بارونہ بہ سنتک وہ آواز انا اللہ
 اسے میں جسے زندہ وصت کے تر اس
 جب اول فاجہ دی طار و باطن
 پھر کن دے اور کیسے نور بیار
 سانی سے فضایت ہو عیب جام پلایا
 بیخوف عدم کی سانی کی کناست
 ساقی کو دعوت کا بچہ جام پلاس
 بیخوف غلطوہ میں و نون کا ستار
 صورت بین نمودار ہو و کسب ہوا
 اور جلوہ بر گلب ہر شمس بکھار
 سنی کی نام عقل میری محو ہو گار
 پیران قادری ارو
 سب کو کوہ کسب کسب کسب کسب
 عاشق دعا صادق کو اوستان سے
 زبان کسے سر اپنے کو اوستان کا
 آقا قادری مقبول ہی شاہ نجف کا
 آقا قادری کو گرا دے
 جو غلہ اس خیر سنی کو گرا دے
 جو غلہ اس خیر سنی کو گرا دے
 جو غلہ اس خیر سنی کو گرا دے
 جو غلہ اس خیر سنی کو گرا دے

<p>دھوکہ نہی ظہور نیا اور نہی ستار مینا نیا شراب نہی کیا کروں بیان</p>	<p>مطرب لا خوب ساز بجائے نہی ساقی نے کیسے جام پلائے نہی</p>
<p>اسرار منکشف ہو کر اسپر ای قادری مرشد نے جبکہ بیدیتائے نہی</p>	
<p>کیا جان فزا میں جو صبا کر یہ جو لارے آرہستہ اور سچ رہی ہر طرف عرائین سرسبز اور شاداب ہی ہر جن گلستان اب موسم گل عیش کا ہر وقت ایسا قی</p>	<p>خوش تیر میں ہر گل کو چمن بہ ہوری بریز میں سب حوض اور جاری پیر خواہ مرغان چمن نعمہ میں مضروبین ساری اک جام سے آجائیکے خوش مجکو ترانہ</p>
<p>اے قادری ہر فکر سے بھکر ہو واللہ والی میں جناب حضرت حنین ہمارے</p>	
<p>فناغ ہر دو جہان سے اہل مقام نیستی نعمت دو جہان سے ہر اوکو احتیاج کب ولین ہو کر آرزو سر و عوج آسمان ہستی سے پاک ہی سیر عین و سوا بخیر</p>	<p>شاہ زمین و ہم زمان جو ہر غلام نیستی جبکہ عطا ہو غیب سے دولت نام نیستی لازم ہے او کے واسطہ فکر مدام نیستی جبکہ پلا یا عشق نے جرعہ جام نیستی</p>
<p>وصف شائستگی کب ہو گیا اے قادری</p>	<p>صبح بقا کا بیگمان مطلع ہے شام نیستی</p>

بجائے عین و سوا بخیر
میں صبا کر یہ جو لارے
آرہستہ اور سچ رہی ہر طرف عرائین
سرسبز اور شاداب ہی ہر جن گلستان
اب موسم گل عیش کا ہر وقت ایسا قی
خوش تیر میں ہر گل کو چمن بہ ہوری
بریز میں سب حوض اور جاری پیر خواہ
مرغان چمن نعمہ میں مضروبین ساری
اک جام سے آجائیکے خوش مجکو ترانہ
اے قادری ہر فکر سے بھکر ہو واللہ
والی میں جناب حضرت حنین ہمارے
فناغ ہر دو جہان سے اہل مقام نیستی
نعمت دو جہان سے ہر اوکو احتیاج کب
ولین ہو کر آرزو سر و عوج آسمان
ہستی سے پاک ہی سیر عین و سوا بخیر
وصف شائستگی کب ہو گیا اے قادری
صبح بقا کا بیگمان مطلع ہے شام نیستی

میں صبا کر یہ جو لارے
آرہستہ اور سچ رہی ہر طرف عرائین
سرسبز اور شاداب ہی ہر جن گلستان
اب موسم گل عیش کا ہر وقت ایسا قی
خوش تیر میں ہر گل کو چمن بہ ہوری
بریز میں سب حوض اور جاری پیر خواہ
مرغان چمن نعمہ میں مضروبین ساری
اک جام سے آجائیکے خوش مجکو ترانہ
اے قادری ہر فکر سے بھکر ہو واللہ
والی میں جناب حضرت حنین ہمارے
فناغ ہر دو جہان سے اہل مقام نیستی
نعمت دو جہان سے ہر اوکو احتیاج کب
ولین ہو کر آرزو سر و عوج آسمان
ہستی سے پاک ہی سیر عین و سوا بخیر
وصف شائستگی کب ہو گیا اے قادری
صبح بقا کا بیگمان مطلع ہے شام نیستی

فناغ ہر دو جہان سے اہل مقام نیستی
نعمت دو جہان سے ہر اوکو احتیاج کب
ولین ہو کر آرزو سر و عوج آسمان
ہستی سے پاک ہی سیر عین و سوا بخیر
وصف شائستگی کب ہو گیا اے قادری
صبح بقا کا بیگمان مطلع ہے شام نیستی

صبح بقا کا بیگمان مطلع ہے شام نیستی
فناغ ہر دو جہان سے اہل مقام نیستی
نعمت دو جہان سے ہر اوکو احتیاج کب
ولین ہو کر آرزو سر و عوج آسمان
ہستی سے پاک ہی سیر عین و سوا بخیر
وصف شائستگی کب ہو گیا اے قادری

رباعی

سبزه توان بود عشق کاره سخت پر بلا	وقت کرم سپید جلد بلا جام ساقیا
حیرت مین نه سوز سوزی تدبیر کار کج	نه دل رمان نه ناله مین نه دل ربا بلا

الحمد لله والمنة که با تمام رسیدن مکتب که دیوان قادری اردو مولف حضرت
پیر و شکیبایب سید محی الدین جناب میا نصاحب میان غلام محی الدین تخلص
قادری در سنه ۱۳۱۱ هجری

تمت

تمام شد

قراری کرده ام با خود پیغمبر از کلاه	سرای سبزه انجانبندگی انجانباز انجانب
-------------------------------------	--------------------------------------

بیان تمام مدح بنان دیگر است
بنان مولا گان بدشان دیگر است
در حقیقت کثرت عین وحدت است
نهان در بیان دیگر است
نمونه در بیان دیگر است
چشم صاحب قرآن دیگر است
لی مع الله عاشقان را به دوام
ال فاضل را گمان دیگر است
واجب و ممکن آیات و دیگر است
صفت این قرآن و دیگر است
هر که بر دل اثر آلاء الهی دارد
بسیار است اوصاف همان دیگر است
نزدبان سازند عقل و علم را
و غنای تفکر نزدبان دیگر است
این همه نظرات نوبهان غیب

دیوان فارسی

بے نشان و نشان نور احمد	جامع جمیع شان نور احمد
غیر اونیت اول و آخر	هم نهان و عیان نور احمد
معجزه تنزیه و تشبیه	قدوه عارفان نور احمد
عقل ز شرح و صفا و عاجز	برتر است از بیان نور احمد
نایب خاص شاه جیلانی	والی یکسان نور احمد
عرشیان مریه شبها سازند	خاک پاک آستان نور احمد
سوی دنیا و دین نظر نکند	بنده بندگان نور احمد
اسم من ساجد است پیش را	سجده جانم بجان نور احمد

فادری را همین بس است که شد	مگر امان
بقین مدح خوان نور احمد	

در پرده و بے پرده همه یار به بنید	در خانه و در کوچه و بازار به بنید
در شکن زلف عیان عارض گلین	خورشید و نشان شب تار به بنید
اندیشه خار است در این سیر گلستان	در خلوت دل گلشن بنجار به بنید
هر وقت بخوش است خم باده و مدت	ذرات جهان را همه سرشار به بنید
پیدا شده آن یار درین صوت اغیار	ای فادری غلط است گز اغیار به بنید

بیان تمام مدح بنان دیگر است
بنان مولا گان بدشان دیگر است
در حقیقت کثرت عین وحدت است
نهان در بیان دیگر است
نمونه در بیان دیگر است
چشم صاحب قرآن دیگر است
لی مع الله عاشقان را به دوام
ال فاضل را گمان دیگر است
واجب و ممکن آیات و دیگر است
صفت این قرآن و دیگر است
هر که بر دل اثر آلاء الهی دارد
بسیار است اوصاف همان دیگر است
نزدبان سازند عقل و علم را
و غنای تفکر نزدبان دیگر است
این همه نظرات نوبهان غیب
چراغ تنگ بر آفتاب دیگر است
زبان نرانی بر لب سنی و عقیق
این زیارت را همان دیگر است
بخت با خوش رخسار است
نکته با نکتة دان دیگر است
چرا که خنده نکتة دان دیگر است
بیان تمام مدح بنان دیگر است
بنان مولا گان بدشان دیگر است
در حقیقت کثرت عین وحدت است
نهان در بیان دیگر است
نمونه در بیان دیگر است
چشم صاحب قرآن دیگر است
لی مع الله عاشقان را به دوام
ال فاضل را گمان دیگر است
واجب و ممکن آیات و دیگر است
صفت این قرآن و دیگر است
هر که بر دل اثر آلاء الهی دارد
بسیار است اوصاف همان دیگر است
نزدبان سازند عقل و علم را
و غنای تفکر نزدبان دیگر است
این همه نظرات نوبهان غیب
چراغ تنگ بر آفتاب دیگر است
زبان نرانی بر لب سنی و عقیق
این زیارت را همان دیگر است
بخت با خوش رخسار است
نکته با نکتة دان دیگر است
چرا که خنده نکتة دان دیگر است

همچو مردان پاک شواز کفرو دین عشق را زین ماسر اودیه ام

من بذات نور احمد قادری هم خدا و مصطفی را دیده ام

بهر صورت رخ و لعل دیدن آرزو دارم	زیر سوسه صد آتشید آرزو دارم
مور این خانه کثرت چرا بستم چرا بستم	که من در وحدت گلشن چمدن آرزو دارم
بهر جانب کنم میر نه بنید دیده ام غیری	که من در نخب غلوت گردن آرزو دارم
نه با فروغ سر بهرم نه جنت را بکنم	بجان سوز محبت را خریدن آرزو دارم
نه با عطر است پروا کنم نه با ناله سری دارم	که بوی طره جانان شمیدن آرزو دارم
نولم با من میگوید نم شامبازا بوقی	بسیر عالم قدسی بریدن آرزو دارم

مشوای قادری نمان زبانی دین نمان
غنیل آنشه جیلان رسیدن آرزو دارم

بوقت صبح ساقی داد بامی	شدم از حال فارغ و از مقامی
چنان سرمست گردیدم نارحم	که ممکن چیست هم واجب کلامی
اگر چه هست بے نام و نشان	مسمی اوست خود با جمدان
انچه بغم هم عبده خوان	مبون خواجه مبون عبود خلاصی

عشق را زین ماسر اودیه ام
من بذات نور احمد قادری
هم خدا و مصطفی را دیده ام
بهر صورت رخ و لعل دیدن آرزو دارم
زیر سوسه صد آتشید آرزو دارم
که من در وحدت گلشن چمدن آرزو دارم
که من در نخب غلوت گردن آرزو دارم
بجان سوز محبت را خریدن آرزو دارم
که بوی طره جانان شمیدن آرزو دارم
بسیر عالم قدسی بریدن آرزو دارم
مشوای قادری نمان زبانی دین نمان
غنیل آنشه جیلان رسیدن آرزو دارم
شدم از حال فارغ و از مقامی
که ممکن چیست هم واجب کلامی
مسمی اوست خود با جمدان
مبون خواجه مبون عبود خلاصی
بوقت صبح ساقی داد بامی
چنان سرمست گردیدم نارحم
اگر چه هست بے نام و نشان
انچه بغم هم عبده خوان

سی حرفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الف آپ کو سب سے پیاری اسی اور عبادت نامہ
نفس نچی پر حاکم ہونا اسی اور شجاعت نامہ
ب بڈیالی اہوتیری آپ کو آپ بچان میان
اول آخر ظاہر باطن حکم ہے و چ قرآن میان
ت تو میں آپ یار میں اپنا جنہوں طلبہ کرد میں
وہو معکم انما کنتم قرآن اندر پڑھو دا میں
ث ثابت ہو رہا عشق و عاشق قدم جو دہو ہوا
ا پڑ آپ کے گذر کے عاشق و من عشق و تر دہو
جیم جدا نہیں یار تیری سے تہوں تیری تیری
و فی انفسکم قرآن اندر حکم ایہ حق و چہ تیری
ح حیران نہو توں پیار و دامن مرشد کامل پڑ
دلو چہ تیری ذرہ بگذری کچھ اندیشہ خیر اور شر
خ خودی کو جو پڑ پیار و تان میں توں کچھ پاؤں گا
آدم صورت ہو کر ناحق پھر حیران کہا و منیگا

ا پنی آپ کتاب پڑ ہو تم اسی اور تلاوت نامہ
قادر سی حق کا راہ بنانا اسی اور سخاوت نامہ
آپ ہی پیارا ظاہر مویا اندر ہر شان میان
قادر سی غور سے خوب سمجھ لے کون میں توں کیا میان
ناحق وہم کی آتش اندر آپ پاتوں جبردا میں
قادر سی میں کی آکھان تینوں نظر فائدہ میں
آخر کار وہ بیشک یار و دم معشوقی بہو ہے
قادر سی ہو یہ کار فضلہ عقل فکر کی کردا ہے
کافرو ہم سدا ہر ویلے تینوں پیا نکہ تیری ہت
قادر سی وہم کے سارے چہ تیری حضرت عشق تیری
جو فرماوی مرشد تینوں بہت کر کے اوہو کر
قادر سی پھر کیا غدر ہے باقی جب دیدنا اپنا سر
نہیں تان دام خودی و چہ پس کے ایو یز جرم گواہیگا
قادر سی مرشد سچ با جوں راہ شیطانی جاوینگا

و دولی کا وہم ہی باطل جو میان تینوں پایا ہے
 ایہ گل و مہو جیسے جنون مرشد آپ سچا پایا ہے
 و ذکر ہر وہ بے کرنا غافل دل نہونا ہے
 حاضر ناظر جان اللہ کو اپنے آپ کو کوہنا ہے
 کر راضی ہر حالے رہنا کرنا شکر دام میان
 خالی کر دل دروں ہو اسی اسوجہ پر آرام لین
 کر زہد اور ریاضت پیار ہر دم ہی تیرا مقصود
 مکنتہ نادر سمجھ پیارے خود ہی عابد خود معبود
 سس سنو اور سمجھ یاد قول ہی کو کر کے حاضر
 آپ ہی صورت آپ نیند آپ مری آپے ناظر
 شش شریک کے چکر کے بالکل جب تن و سر و ہوشیگا
 مومن ہو کے وہ مہین جہانی سکھ فانی ہو مینکا
 صل صاف کر غیر سے و لکون بہت مردا والی کر
 دنیا دین ہی گزریا ہی حوصلہ اپنا عالی کر
 حق ضرور ہی لازم تینوں آپ کو خوب بچین مین
 جسے اپنا آپ بجاتا رہیا اوہ حیوان میان
 ط طلب اگر حق کی تینوں نفی خودی کی شرط ضرور
 عین حق موجود پھیلتا اندر باطن بیخ ظہور
 ظ ظاہر مین اوہو ظاہر چہرہ مغنی اندر باطن

و حکیم خاں کا پیار سے ناتھ ہی فرمایا ہے
 قادری اپنی مرشد دامن پل پل شکر پایا ہے
 جاگدایاں دیکھیاں اوٹھیاں کرنا دجہ کے سوچا ہے
 قادری اس گل جیسے سمجھی ہو یا مس شون سونا ہے
 پنا مول نکر پیار سے ایہو اچھا کام میان
 قادری جو ہر حصوں خالی او سدا تک انجام لین
 عابد اور معبود و خباہے تینوں کیا حاصل ہو سود
 قادری مرشد سچا بھون ممکن نا مین کچھ ہو سود
 تنہا تشبیہ اندر پیدا مونی صورت و بوجہ ظاہر
 قادری تون در میان نہیں کچھ آپے اندر آپی باہر
 تب تین میرز جانی پیکر خاصہ مومن ہو مینکا
 قادری آخر اوہو و مین جو کچھ مین تون ہو مینکا
 دل و عرش خدا کا پیار سے غیر سوز و محو خالی کر
 عرش الاعظم مرشد سچا قادری تون خوشحالی کر
 کچھ میناے خال ہووے اللہ کا عرفان میان
 قادری جسے مرشد پایا ہو یا اوہ انسان مین
 حجاب تیرا ہے تیری مہنی پیکر اسکو کر تون دو
 پر کب نہ ہو ہو اسکے و سبے قادری حق کا قرب عضو
 بخود ہو مین حق کو پاوین اس گل اسن تیرا مین

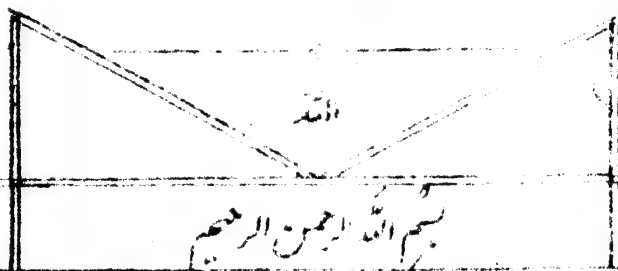
ہو پانے کا ہور نہ چارہ پیار کو با جہون جو گماہون
 مع علیم و بصیر و سمیع ہر چی و کلیم و مرید و توانا
 ایک حقیقت ظاہر باطن و یکہماں ہر غیر و سوا
 شمع غیور و اللہ بیشک غیرت اور غمخواروں در
 شرک خدائے بخششناہین شرک ہر سخت گناہ بدتر
 ف فافغ کرد لکویا خواہش دنیا عقبے سے
 ایدرتبہ ایدر جانی اعلیٰ ہر اعلیٰ سے
 ق قرب گر حق کا چاہن نفی خودی کی شرط ضرور
 اصل اور منش، خلقت کا نور النور محمدی نور
 ک کلمہ ہر نعمت عظمیٰ فکر سے اسکو ہر دم پڑھ
 نفی کر اپنی اور عالم کی پیار ہو بخوف و خطر
 ل لبالب کو وحدت کا پیالہ جسے پیالہ ہے
 ایامت ہوا نہیں سوچو کون پیا کون جیای
 ہم مندرہ ہم و سفت سو اندر باطن ہو وہ پیارا
 نرگن سرگن او انکار یا دیو یہ گت اپرا پارا
 ن نفی اثبات کر معنی دل وجہ خوب نکاو جی
 ذات اللہ موجود بچپا نو اپنا آپ گواؤ جی
 و وحدت اور کثرت اندر ایک حقیقت جانو تم
 یہ ہے حکم و آئی مایہ و صدق و یقین سو مانو تم

قادری کے اب ماتہ میں دو نشان نورانی کا ہر اعلیٰ
 خود و صوف ہر ایک صفت کا ہر اسم کا آپ سما
 مکہ نادر و واضح ہوا قادری فکر سے سمجھ پلا
 ذاتا صفتاً غلاً پیار او سکا کوئی شرک نہ کر
 قادری جو ہر موجد و مومن او سکو کچھ نہیں خوف و خطر
 تب ہو صاف محبت پیار تیری اپنے مولے سے
 قادری مرشد سچا بابا فضل اللہ تعالیٰ سے
 ایک حقیقت سمجھ پیار اندر باطن بیچ ظہور
 قادری اسمین شک نہیں کچھ حد نہیں شہر
 معنی اسکی سیر اپنے ہی شرط ہی پیا ثابت کر
 قادری ایک حقیقت جانو ظاہر اندر منظر
 وہم من و تو سے دل انصاف سفاکیا ہر
 قادری کیا کہوں مرشد سچے خود یا سودیا ہے
 ظاہر میں ہر نام ہو بولے ایسا سند ہو پیارا
 قادری یہ نہ کہتے شکل سمجھ کوئی سمجھن مارا
 اوٹھیاں بیٹیاں جاگدیاں ستیاں ہیکہ سولہ لاو
 قادری مرشد سچے با جہون کب اس رمز کو پو جی
 و مٰلِکِیٰ فِی السَّمٰوٰتِ اَدُوْهُنَّ فِی الْاَرْضِ بچپا نو تم
 قادری صاف کر و دل اپنا شرک و رشک کا نو تم

ہادی کی چڑنی یارو سراپے کو دہرایا ہے
 سنے باس انھیں مجھ کے خان و مہین ہر ناجو
 لنگ ہون آچکے دہن یا حضرت شاہ غلام
 والی اندر باطن ظاہر نعم المولیٰ نعم المر
 الف احد احدیت اندر پاک ہر اسم نشان سو جی
 کون اندر مشہور ہی ہر یارو ہم اکوان سو جی
 می یارو تیرا ہوا گہا پیا سندر پیو پیارا
 ہر اسم شہ نام سدا گہا ہر شہ کا شہ پیر ہارا

موت پیا لہینا آپے مرن تہون پہلے مرنا ہے
 قادری مرشد دہر ویلے شکر ہی لازم کرنا جو
 نور بی تم علی کے وارث واہ واہ سر خدا کا ظاہر
 قادری بابا سیر ہم ایسا واہ واہ طالع ہو کر یاور
 وحدت اندر جامع جانو ہر اسم ہر شان سو جی
 قادری خاموشی ہر بہتر کشف اسرار نہان سو جی
 نایب حضرت غوث الاعظم ہادی رہبر تارن ہارا
 قادری گہول گہایا یارو ملل اندر لکھ لکھ دارا

تکواہم ست



ہوش کر وقت ہوش کا بابا
 خواب غفلت میں ہے تیرا یہ دل
 سرخ دل کا ہے آشیان علوی
 غلبت فاحرہ خلافت کا
 کیون کرین پھر تو کار حیوانی
 بہر عرفان کیا تجھے پیدا
 باندہ کراپ تو کر مہمت کی

ایسا خوش وقت پھر کجا بابا
 فسر کر اسکو اب جگا بابا
 دام سستی میں مت پسا بابا
 حق نے تجھ کو عطا کیا بابا
 نہیں تجھے شرم اور حیا بابا
 کنت کنترا سے یہ پتا بابا
 لہو بازی سے باز آ بابا

<p>کر غلامی تو شیخ مادی کی چہرہ کر اختیار اپنے کو تا مگر ہو دے مہربان تجہ پر کہے تجکو سلوک کی تعلیم بعضے اشغال جو ہیں شرط طریقی سمجھ کر گرتوں عملین لاوین باس انفس کر تو بامعنی انفی اثبات گر کرن پیارے غور سے شغل کر رعیت کا گر کرن غور شغل اکبر میں جسے شغل اندراج کیا ہے گر کرن خوب شغل انہد کو شغل تنزیہ گر کاوین فون نصیحت ہے خوش اگر تون سو آپکو اولاً فنا کر تون</p>	<p>دل و جان سو تو ہو فدا بابا امر او سکا بجا لبیا بابا تب ہو حاصل یہ دعا بابا اور دایت رہ دیا بابا کرتی ہے اب قلم ادا بابا ہوگا اسمین تیرا ہلا بابا ہر دم ہو دم سے آشنا بابا قلب کو حاصل ہو صفا بابا بند مستی سے ہو رٹا بابا کون ہے غیر ہر تیرا بابا سر سریان او سے کہلا بابا صوت سرد ہو ہر صدا بابا بگمان ہو وین ذوالعلا بابا دیکھے کانوں کو کر کے وا بابا گر تو ہیں طالب بقا بابا</p>
---	---

میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے جو میرے دل میں تھا
 میری زبان سے نکل گیا ہے
 میری قلم نے اسے لکھ دیا ہے
 میری ہمت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری دعا نے اسے لکھ دیا ہے
 میری نیت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری فکر نے اسے لکھ دیا ہے
 میری امید نے اسے لکھ دیا ہے
 میری محنت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری کوشش نے اسے لکھ دیا ہے
 میری جدوجہد نے اسے لکھ دیا ہے
 میری لڑائی نے اسے لکھ دیا ہے
 میری جیت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری کامیابی نے اسے لکھ دیا ہے
 میری خوشحالی نے اسے لکھ دیا ہے
 میری عزت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری شہرت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری دولت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری مالیت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری جائیداد نے اسے لکھ دیا ہے
 میری زمین نے اسے لکھ دیا ہے
 میری عمارت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری گاڑی نے اسے لکھ دیا ہے
 میری کشتی نے اسے لکھ دیا ہے
 میری جہاز نے اسے لکھ دیا ہے
 میری فضا نے اسے لکھ دیا ہے
 میری زمین نے اسے لکھ دیا ہے
 میری آسمان نے اسے لکھ دیا ہے
 میری سورج نے اسے لکھ دیا ہے
 میری چاند نے اسے لکھ دیا ہے
 میری ستارے نے اسے لکھ دیا ہے
 میری کائنات نے اسے لکھ دیا ہے
 میری خدا نے اسے لکھ دیا ہے

میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے جو میرے دل میں تھا
 میری زبان سے نکل گیا ہے
 میری قلم نے اسے لکھ دیا ہے
 میری ہمت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری دعا نے اسے لکھ دیا ہے
 میری نیت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری فکر نے اسے لکھ دیا ہے
 میری امید نے اسے لکھ دیا ہے
 میری محنت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری کوشش نے اسے لکھ دیا ہے
 میری جدوجہد نے اسے لکھ دیا ہے
 میری لڑائی نے اسے لکھ دیا ہے
 میری جیت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری کامیابی نے اسے لکھ دیا ہے
 میری خوشحالی نے اسے لکھ دیا ہے
 میری عزت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری شہرت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری دولت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری مالیت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری جائیداد نے اسے لکھ دیا ہے
 میری زمین نے اسے لکھ دیا ہے
 میری عمارت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری گاڑی نے اسے لکھ دیا ہے
 میری کشتی نے اسے لکھ دیا ہے
 میری جہاز نے اسے لکھ دیا ہے
 میری فضا نے اسے لکھ دیا ہے
 میری زمین نے اسے لکھ دیا ہے
 میری آسمان نے اسے لکھ دیا ہے
 میری سورج نے اسے لکھ دیا ہے
 میری چاند نے اسے لکھ دیا ہے
 میری ستارے نے اسے لکھ دیا ہے
 میری کائنات نے اسے لکھ دیا ہے
 میری خدا نے اسے لکھ دیا ہے

میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے جو میرے دل میں تھا
 میری زبان سے نکل گیا ہے
 میری قلم نے اسے لکھ دیا ہے
 میری ہمت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری دعا نے اسے لکھ دیا ہے
 میری نیت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری فکر نے اسے لکھ دیا ہے
 میری امید نے اسے لکھ دیا ہے
 میری محنت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری کوشش نے اسے لکھ دیا ہے
 میری جدوجہد نے اسے لکھ دیا ہے
 میری لڑائی نے اسے لکھ دیا ہے
 میری جیت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری کامیابی نے اسے لکھ دیا ہے
 میری خوشحالی نے اسے لکھ دیا ہے
 میری عزت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری شہرت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری دولت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری مالیت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری جائیداد نے اسے لکھ دیا ہے
 میری زمین نے اسے لکھ دیا ہے
 میری عمارت نے اسے لکھ دیا ہے
 میری گاڑی نے اسے لکھ دیا ہے
 میری کشتی نے اسے لکھ دیا ہے
 میری جہاز نے اسے لکھ دیا ہے
 میری فضا نے اسے لکھ دیا ہے
 میری زمین نے اسے لکھ دیا ہے
 میری آسمان نے اسے لکھ دیا ہے
 میری سورج نے اسے لکھ دیا ہے
 میری چاند نے اسے لکھ دیا ہے
 میری ستارے نے اسے لکھ دیا ہے
 میری کائنات نے اسے لکھ دیا ہے
 میری خدا نے اسے لکھ دیا ہے

دع نفس کو پا کمال کر ہر دم	دع نفس نہیں پڑا بابا
فائدہ کیا ہے اب طوالت سحر	اتنے پری کر اکٹفا بابا
قادر ی اب نموشی او لے ہے	آگے کہنے کی نہیں ہے جا بابا

تمام شد

باران مامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوہرہ

چیتہ چڑیاری سبھی پھول رہی محفل	پودہ نشیاں قادری لگے کھجہ سول
چڑیا چیت پھولی مہلواری	بیو پیارے کر کجہ کاری
دل وچ سول عشق دی رڑکے	سینہ بہا پریم دی ہڑکے
بلبل برہڑال پکاری	آوڑ وٹھڑے من بھاری
تن من کو سبھے ہو یا سڑکے	کیون کر رکھان اندر جڑکے

عشق زینت من کو پیار کی چار
مین پیار سے دعا کی چار
دوہرہ
چیتہ چڑیاری سبھی پھول رہی محفل
پودہ نشیاں قادری لگے کھجہ سول
چڑیا چیت پھولی مہلواری
بیو پیارے کر کجہ کاری
دل وچ سول عشق دی رڑکے
سینہ بہا پریم دی ہڑکے
بلبل برہڑال پکاری
آوڑ وٹھڑے من بھاری
تن من کو سبھے ہو یا سڑکے
کیون کر رکھان اندر جڑکے

دوہرہ
چیتہ چڑیاری سبھی پھول رہی محفل
پودہ نشیاں قادری لگے کھجہ سول
چڑیا چیت پھولی مہلواری
بیو پیارے کر کجہ کاری
دل وچ سول عشق دی رڑکے
سینہ بہا پریم دی ہڑکے
بلبل برہڑال پکاری
آوڑ وٹھڑے من بھاری
تن من کو سبھے ہو یا سڑکے
کیون کر رکھان اندر جڑکے

دلی میرزا حسن و قباچ خان
 دو مرتبہ
 اسلحہ

سید محمد بن محمد
محمد بن محمد بن محمد
محمد بن محمد بن محمد

وہی ہے جو ہمیں دیکھ کر ہنس دیتا ہے۔

عمران پھرے بہر مہر مائی	روبو ایوین جان جلالی
مینون ابہ مت ہن سچائی	سینے شوہ تہون گہول گہائی

دوسرہ	مین بہارین
-------	------------

ساون بدل پریم کا گرج رہا جہڑا
بجلی چمکے قادری جی بن پنی دریا

<p>ساون ماہ گنہاں چڑھ آئیں بیٹری اٹھکی شہ دریا میں بہت مروان والی کرے تائیں بحر عشق دے ترے</p>	<p>چمک بجلی نے لہران لائیں پیار یا سانوں پارنگھا میں مرنے تو پہلے ہی مرے بل بل شہ نون سجدہ کرے</p>
---	---

دوہرہ	بے ماربان
-------	-----------

بہادور بہار پر کم نے تن کو سیا جھونڈا
مین سن مرسان غادری نہ نہیں کوئی آپ

بہادرون ہا کجی تن میرے پیاریا آسن میرے چہرے پیاریا گھونگٹ کھون اوٹھا	ناکہ رین نہ چین سویرے برہون سٹیان گھمن گہیرے مہر و کرم سے درشن دیکھا
--	--

میں نے ان دکھ کا
 وہ
 جب کہ میں نے
 ابھی ناقدی جو ہوئی
 پر یہاں
 میں نے ان کو
 میں نے ان کو
 میں نے ان کو

پیر پیر
دوسرے
نہ کچھ چاہیوں نے کائنات کی باریک بینی سے
کیا ہو ہی نہیں قدرتی جوتوں کے ساتھ
کلنگ برہمن نے کائناتی لائی
پیل پیل ہونڈی میسر سواستی
میری جان بیان پر آئی
لوکان زودان دیان دمانی
بیٹوں بیٹوں کوکان دیان دمانی
اریا تھون غرنہ کلانی

یارو بیت دی پست اولی
 بنی نان ہویان بالری ہیتی
 کھیا بھم
 بنی نا جیوہ فی
 دومرہ
 یارو بیت دی پست اولی
 بنی نان ہویان بالری ہیتی
 کھیا بھم
 بنی نا جیوہ فی
 دومرہ

دکھان دروان دیوچہ پاپا	مین سٹری نون آر جگایا
دہرت اکاس پہاڑ نہ جھلے	عشقے دھوکہ درد او تے
ہن کی کرے وس نہ چلے	روز نزل پے ساڈی پلے

دومرہ

چڑھیا پوہ رت سیت دی ٹھریا گل جہان
بہار برہمون سی قادری میری تاج پیران

میرے سینہ جہان بڑھڑ کے	چڑھیا پوہ تے پالا کر کے
جیو دی پڑے پڑے کر کے	برہمون اوٹری کروت دھڑ کے
جیوڑا سی کوئی دکھاندی دماؤ	بہلا ہویا جیو دتا ساڈ
برہمون تہون مین لکھ لکھ وار	میرے سر تہون تھتے بہار

دومرہ

انبوا مولے لکھ مین جو آلی رت بہار
ہم تب مولین قادری جو مین گہراؤ وید

ماگھی گھاٹ پریم دی نہاوان	چڑھیا لکھ تے ریت مناوان
تامن درشن پیاکا پاوان	میل دوئی کی دلون اٹھاوان

یارو بیت دی پست اولی
 بنی نان ہویان بالری ہیتی
 کھیا بھم
 بنی نا جیوہ فی
 دومرہ
 یارو بیت دی پست اولی
 بنی نان ہویان بالری ہیتی
 کھیا بھم
 بنی نا جیوہ فی
 دومرہ

باران مار

میں

۵۳
تجربہ فرمودل سے اور بخار سے
جلد اپنا ہر مظهر دیکھا وہ
کی سبب سے از رو جی التجا ہے

طریقہ قادری کی زیب و تزیین
سرآمد زمرہ اصحاب تحقیق
دیکھاتے تھے عیان انوار تشریف
غلام قادر اور یگانہ نام مشہور
فروزان آفتاب قادریہ
نباشہ غلام غوث اعظم
شریعت اور طریقت کے من ناظم
سروسر حلقہ اہل وصول ہے
جناب ذات پاک نور احمد
یگانہ خجروہ در تحقیق و توحید
دیکھائے اوسنے معنی بی صورت
دل و جان سے باطن و ظاہر سامی
الہی اپنی رحمت اور کرم سے
شریعت سے مجھو وہ بہر مندی
حقیقت سے بخوبی بہرہ ور کر

ابوالفتح محمد فاضل الدین
سروسہ دفتر ارباب تدقیق
طلبکاران کو در اطوار تشبیہ
زہ ہے سر چشمہ نور علی نور
چراغ خاندان فاضلیہ
معلیٰ ہے معظم ہے ماکرم
حقیقت کو فلک پر نثار غم
قلندر لقب نام عبدالرسول
قبول خاص حق منظور احمد
وہ بے ہمتا تھے در تجرید و تفرید
اور کثرت میں عیان انوار وحدت
غلام محی الدین کو ہے غلامی
مجھ کو بفکر کر ہر فکر و غم سے
طریقت میں عطا کر سرلمبہ
نبور معرفت روشن نظر کر

سبح الله الرحمن الرحيم
نتيجة طبيب نضارت عالي
الحمد لله

قادر به فاری قدس
از دست تو جان شد ای مختار است
از آن قلمی که در کف دست
باز آن قلمی که در کف دست

عبدی ایان حضرت
حضرت باقر ازان
عبدی ایان حضرت

حضرت کاظم علیہ السلام سے ملاقات فرمائی اور فرمایا کہ
حضرت کاظم علیہ السلام سے ملاقات فرمائی اور فرمایا کہ
حضرت کاظم علیہ السلام سے ملاقات فرمائی اور فرمایا کہ
حضرت کاظم علیہ السلام سے ملاقات فرمائی اور فرمایا کہ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

لب اولو نظر انما ہے جو نور سے سرگرم نہ رہا
 لب اولو نظر انما ہے جو نور سے سرگرم نہ رہا
 لب اولو نظر انما ہے جو نور سے سرگرم نہ رہا
 لب اولو نظر انما ہے جو نور سے سرگرم نہ رہا

شاہ شرف الدین سید محمد اسرار شاہ عقیل ہم شمس الدین شہ و سہار شاہ فیصل آن جامی ہر کسب ہزار حضرت شاہ سکندر زمان مگر گنبد ہم خباب بو محمد جامی ہر کار شاہ محمد فاضل الدین قافلہ سالار حضرت شاہ غلام قادر شہیار حضرت عبدالرسول ندوی حیار اطفالش اند این عالم شدہ بیدار ہر کس خدمت رسد باشند یک ہزار	نور نور غوث اعظم آتش عبد الرزاق مت شد عبد العزیز ہم بہار الدین مت شد حوت گدا حمان و شمر دین گدا شاہ کمال الدین سید کتبلی سرت شیخ طاہر ندوی سرت زان مہمان ساقی مستان وحدت شاہ محمد افضل آفتاب اوج حقیقہ کاشف ہر غیب حضرت شاہ غلام غوث ہم سرت نور احمد ساقی سبحانہ توحید بود عارفہ کامل محقق شاہ غلام محی الدین
--	--

تمام شد

غزلیات شہر قات جو بے چہلے بانے دیوان بہار اول کے
 زبان قیض ترجمان حضرت عالیجناب پیر و سنگیر سے تالیف

ہوئیں درج ذیل کجائی میں

مستانہ کیا ساقی کی بیانیہ ہلا کے
 انیا کیا کوئین سے بیگانہ بنا کے

مسکراہ حضرت امیر الوہین حیدر
 ہی مصطفیٰ حضرت امیر الوہین حیدر
 ہدایت کے فلک پر نیز انجم
 امام ادبیا حضرت امیر الوہین حیدر
 کیا روشن جان اندر جادوئی لہو کو
 امام ابن ہارث امیر الوہین حیدر

الحمد

دلچسپ سخن اچھا کلام کوثر و خباب
 مسند حضرت شریف زیدی بہار و عباد
 وحدت میں گزشتہ شمار شہر و باد
 سچے سچے غور سے کیا کیا کیا کیا

عالم غنہ
 نام

منابر ایضا حق بجانب علم تمام و جلیلا بنی خاندان
مناظرین

کے باپس تعظیماً و تبرئاً راج کیا گیا ہے

سب کیوں نور محمد کا	سب کیوں نور محمد کا	سب کیوں نور محمد کا
وہ شائبہ ہوا کا ہے	وہ شائبہ و خفا ہے	وہ شائبہ گل شیاہی
وہ نقیضہ علم از الٰہ ہے	وہ ہر محل کا محفل ہے	وہ ہر اول کا اول ہے
کہیں ہم سلف ستارے	کہیں ہستی کی کسیر ہے	کہیں ہم سلف ستارے
وہ غیب سون ایمان ہوا	ہر صیر فکرا کو ان ہوا	ہر علم کو جان ہوا
وہ باطن کو تو ہوا	وہ ظاہر کو تو ہوا	وہ ظاہر کو تو ہوا
کہیں یہ روح شائ کیا ہے	کہیں حسن جمال کیا ہے	کہیں جسم ہوا کیا ہے
کہیں آدم کو تو ہوا	کہیں نو کر نوح کو ہوا	کہیں آدم کو تو ہوا
کہیں اب اسٹیل ہوا	کہیں صادق امین ہوا	کہیں صادق امین ہوا
کہیں یوں ہو مجدوب ہوا	کہیں عاشق معشوق ہوا	کہیں عاشق معشوق ہوا
کہیں یہ کو کیوں ہوا	کہیں اس قدر قدیم ہوا	کہیں اس قدر قدیم ہوا
کہیں نور ہوا کہیں ظاہر ہوا	کہیں الٰہی کو ہوا	کہیں الٰہی کو ہوا

اخبار مقری

تاریخ وفات حسرت آیات صاحب برکات میان غلام محی الدین صاحب
قدس اللہ سرہ

تالیف طبعی بیوگرافی سید غلام محی الدین صاحب مختصر حسینی جلد اول

آہ افسوس آن جناب شہداء اقلیم بقا ماہ رمضان بود گردنیا بدون حلق نمود میرشد ماه محرم ہمدول خدام او درول زار حسینی آمد از روی کارالم	بود مشہور جهان نام و نشان قادری پر شدہ اندر جان اوج تھان قادری کردنہان روی خود فیضان شان قادری سال از سبب حرم خاندان قادری
--	---

تاریخ از کمترین مقتدان شیخ احمد بخش ایدیر و پیر و پیر سیر خانی

چو دیوان جناب رہبر کل مکر طبع گردید است حالا مکوبہ روی نیست سال طبعش	غلام محی الدین پیر خانی محبسن اتھام و پانفشان کتاب مرشد سیر خانی
--	--

تاریخ طبع از خلیفہ احمد بخش مدظلہ العالی مدادی گوشت اور سکون حال تہ

پیر دیوان جناب قادری ہے دوبارہ قیصری مطبع من المملک اکی تاریخ سینے بے ستر قید	پیر اسبجس مین ستر خانی کا ہوا چیکر جو مطبع جان کا چپا ہے واہ و اتو جان کا
---	---

واضح ہو کہ یہ نجات عجیب غریب الموسوم بہ دیوان قادری موسوعی و بابے نامہ باران نامہ و ہر دو
شجرہ شریف مصنفہ حضرت پیر و ستر جناب غلام محی الدین صاحب تخلص قادری مدہ مناقب شریف حضرت
غلام قادر شاہ صاحب ثالوی سترہ ہجری در مطبع قیصری جالندھر شہر مطبوع گردید۔
اطلاع۔ کام مطبع کی جائے کہ اس تصانیف کے جاننے کے خاک رکوی اجازت اور کوئی صاحب

قصہ چاہئے کہ بدون اجازت نہ کہہ ورنہ اسد شافع بر ظہان
اد تہا کا + احمد بخش ایدیر

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آٹھ رو روہ دیر آٹھ لاکھ جائیگا۔

این کتاب
 جامع الفوائد
 در بیان فضائل
 اهل بیت علیهم السلام
 و مناقب ائمه اطهار
 و سادات و اولاد
 و شرف و جاه و کرامت
 و غیره از کاتب
 محمد باقر
 در شهر کربلا
 در روز جمعه
 در ماه شعبان
 در سال ۱۲۰۰
 در کتب خانگی
 در شهر کربلا
 در روز جمعه
 در ماه شعبان
 در سال ۱۲۰۰
 در کتب خانگی

